



کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید

کتابخانه دیجیتال قرآن مجید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصلوة والسلام علیک یا رحمة للعالمین

رزق میں برکت کے وظائف

تسبیح ثانی

مفسر المعطلین، فقیر الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

○ ☆ ☆ ☆ ○

○ ☆ ☆ ○

○ ☆ ○

حضور مفسر اعظم پاکستان کے بارے میں جید علماء کرام کے تاثرات

(محترم جناب ناصر الدین صدیقی قادری اسلامک اسٹڈیز سوسائٹی کراچی)

باسمہ حامد اومصلیٰ الحمد للہ! حضرت مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ کی تصنیفات و تالیفات سے متعلق کتاب علم کے موتی موصول ہوئی۔ یہ عاجز و کمترین اپنے بچپن ہی سے حضرت مولانا موصوف کی کتب کا مطالعہ کرتا رہا ہے اور اسے آپ کی زیارت و تقریر سننے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے یقیناً مولانا اویسی کی دینی و علمی خدمات اس دور میں کسی کرامت سے کم نہیں۔

۔ ایں سعادت پر ہر روز بندہ نیست

تائید اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نئی نوع انسان کو بالخصوص مسلمانانِ عالم کو مولانا اویسی مدظلہ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے اور ان کی پُر خلوص خدمات کو ہمارے لئے مشعل راہ بنائے اور مولانا موصوف کے حق میں توشیح آخرت بنائے۔ (آمین)

بہجاء سید المرسلین سیدنا محمد النبی الکریم ﷺ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمداً لک یا رحیم یا رحمن صلوة وسلاماً علیک یا نبی آخر الزمان

اما بعد! عرصہ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عربی رسالے کا مستلاشی تھا جس میں انہوں نے تنگدستی کا روحانی علاج بتایا ہے فقیر الحمد للہ اس موضوع پر پہلے بھی بہت کچھ جمع کر چکا تھا اسی لئے اسے صرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کا ترجمہ کئے بلکہ اویسی کے اضافات بھی ساتھ تصور میں رکھیے اور ساتھ ہی عقیدہ مضبوط کیجئے کہ روحانیت اور اہل روحانیت اور ان کے تمام اورداد اور تمام اعمال اور دعائیں سچی اور برحق ہیں لیکن دنیوی اسباب بھی جاری رکھیں۔

تجربہ شاہد ہے کہ آج کل اکثر مسلمان کامل وجود ہو گئے ہیں ان سے محنت اور کوشش نہیں ہو سکتی اور محض یہی دعائیں پڑھ کر انتظار کرنے لگتے ہیں کہ غیب سے رزق آجائے گا اور خزانہ الہی سے دولت برسنے لگے گی۔ ان اعمال اور دعاؤں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسباب کو ہاتھ نہ لگاؤ اور دم دُرو دے جیب بھر لو بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسان ظاہری محنت اور کوشش بھی کرے اور یہ دعائیں پڑھ کر پروردگار کی امداد و برکت بھی چاہے۔ محض اس بھروسہ پر نہ بیٹھا رہے کہ ان دعاؤں کی برکت سے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر روپیہ آجائے گا، قرضہ اتر جائے گا اور مفلسی دُور ہو جائے گی۔ یہ تو اس بیوقوف کی طرح ہوگا کہ دوکانہ پڑھ کر بیٹھا انتظار کر رہا تھا کہ کب مجھے معراج کے لئے جبریل علیہ السلام لینے آئیں گے میں نے اس قسم کے ٹکٹے، سست اور بے کار بڑے دیکھے ہیں جو رات دن صرف وظیفہ پڑھتے رہتے ہیں اور حلال روزی کمانے کے لئے ہاتھ پاؤں سے محنت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:-

وَأَنْ تَكُنْ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (پارہ ۷، سورۃ النجم، آیت ۳۹)

اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا کما کر اپنی کوشش۔

انتباہ

اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم کو محنت و سعی کے بغیر یہ دعائیں پڑھنے سے بھی خزانے مل جائیں گے بلکہ سعی اور محنت بھی جاری رکھیں اور یہ دعائیں بھی پڑھیں **انشاء اللہ** تعالیٰ ان کی مفلسی ضرور دُور فرمائے گا۔

تنگدستی دور کرنے کے عملی گر

میں نے معاشرہ میں گہری نظر ڈال کر تجربہ کیا ہے کہ تنگدستی یا قرض داری عموماً بے کاری اور فضول خرچی سے پیدا

ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ زندگی کا ایک منٹ بھی بے کار اور ضائع نہ ہو اور اس کے بعد اپنے مصارف کو دیکھنا چاہیے کہ اس میں کتنی فضول خرچی ہوتی ہے اور ایسے کتنے خرچ ہیں کہ ان کو بند کر دیا جائے تب بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کھانے میں کئی قسم کے سالن ہوں اگر قرض کا بار ہے تو ایک ہی سالن پر گزر اوقات کر لینا چاہیے۔ ایسا ہی لباس میں بھی سادگی اور کفایت شعاری کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر ہمیشہ اعلیٰ قسم کا کپڑا پہننے کی عادت ہے تو کم قیمت کا کپڑا پہننا چاہیے تاکہ تھوڑی تھوڑی بچت سے قرضہ کا بار اتر جائے۔

مختصر یہ کہ یہ احتیاطیں بھی ہوں اور دعائیں بھی پڑھیں جائیں پھر **انشاء اللہ تعالیٰ** ان دعاؤں کی تاثیر ہر شخص کو نظر آجائے گی اور آسانی برکتیں عامل ادھیہ پر نازل ہوں گی۔

مدینۃ کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

|☆|.....|☆|.....|☆|

|☆|.....|☆|

|☆|

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

ارشادات رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں سمجھئے

(۱) "عن ابی ہریرہ ان النبی ﷺ قال قال ربکم عزوجل لو ان بیدی اطاعونی لا سقیتمہم باللیل

واطلعت علیہم الشمس بالنہار ولم اسمعہم صوت الرعد" (الحديث)

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میری فرمانبرداری کریں یعنی سچا امر و نہی میری کے البتہ برساؤں میں ان پر میندرات کو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں ان پر دھوپ دن کو یعنی بلکہ وہ اپنے امور و کسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں ان کو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈریں اور نہ گھبرائیں تو نہ ضرر پائیں۔"

(۲) "وعنه فادخل رجل على اهله فلما رأيت رأي ما بهم من الحاجة خرج الى البرية فلما رأت

امراته قامت الى الرحي ضعتها والى التنور قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا انجفية قد استقد قال

وذهبت الى التنور فوجدته ممتلئاً قال فارجع الزوج قال بعدى شيئاً قالت امراته نعم من ربنا وقام

الى الرحي فذكر ذلك النبی ﷺ فقال اما انه لو لم يرفعه لم تنزل تدور الى يوم القيامة."

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل عیال پر نہیں جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ

چیز کہ ساتھ ان کے ساتھ یعنی حاجت طرف جنگل کے یعنی واسطے تضرع کی طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اس کی عورت

نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس

رکھا اس کو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنی یہ ہیں کہ تیار کیا اس کو اور صاف کیا اس کو یا امید اس

کے کہ مرد اس کا باہر گیا ہے کچھ لادے اور اس کو پیش کے روٹی پکا دے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اس کو یعنی

روٹی لگانے کے لئے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوند دے ہم کو یعنی اپنے پاس سے کہ خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طبع

ہماری طرف تیرے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گرا ٹھ چکی کا بھرا ہوا تھا آنے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف

تنور کے یعنی خود بخود آئے کی روٹیاں ہو کر تندور میں جا لگیں یا آنا گرا ٹھ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے

پیدا ہوئیں۔ کہا راوی نے پھر آیا خاوند بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد جانے میرے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ میں کر روٹی پکائی تم نے۔ کہا عورت نے ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے حسب عادت کہ نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھائے اس کو تا کہ دیکھے اثر اس کا۔ پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا و برو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو جاؤ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ محض اس کو تو ہمیشہ بھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک۔

(۳) "عن ابی السرداء قال قال رسول اللہ ﷺ ان لوزق لمطلب البعد کم يطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ۔" (الحديث)

روایت ہے کہ ابی درداء رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈھتا رہتا ہے کہ بندے کو جیسا کہ ڈھونڈھتی ہے اس کو اجل یہ روایت ابو نعیم نے کتاب "حلیہ" میں کی ہے۔

فائدہ

یعنی پہنچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈھیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے ڈھونڈھیں یا نہ ڈھونڈھیں اگر ڈھونڈھیں رزق ڈھونڈھنے سے نہیں پہنچتا ڈھونڈھنا بھی مقدر ہے یعنی تو کھل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین کے ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے رسم قنودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے۔
جا تو کھل پر پاؤں نہ مارتیر رزق تجھے ملے گا اس لئے کہ وہ تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔

فائدہ

ملاحظہ قاری نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا کہ لکھتا ہوں میں بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر پہنچنے اجل اس کی سے اس لئے کہ اجل نہیں آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُعِينُكُمْ ثُمَّ يُخَيِّبُكُمْ (پارہ ۲۱، سورۃ الروم، آیت ۳۰)
اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔

کیا میرک نے مندری سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح میں اور ہزار نے اور روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ساتھ اسناد حید کے۔ مگر یہ کہ اس نے کہا:۔

”ان الرزق يطلب العبد اكثر مما يطلبه اجله“

بے شک رزق اسے تلاش کرتا ہے اور یہ موید ہے میری تقدیر کی جو اوپر لکھی

میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ میں بطریق مرفوع کے

”لو ان ادم هرب من رزقه كما يهرب من الموت لا ذر له رزقه كما يدركه الموت“

”اگر ابن آدم رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اس کو قرق و قاق نکلا آئے گا جیسے موت آئے گی جہاں بھی کوئی ہو۔“

تنگدستی کی وجوہات

(۱) بیکار میں وقت ضائع کرنا۔

(۲) محنت مزدوری سے جی بچرانا اور آرام طلبی۔

(۳) مفلس اور تنگدست وہ ہوتے ہیں جو ایک ہی پیشہ اور ایک ہی روزگار کے پابند بنے بیٹھے رہتے اور دوسرے روزگاری یا پیشہ کو طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جو روزگار ہمیشہ کرتے آئے ہیں اس کے سوا دوسرا پیشہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

(۴) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کو ایک دم بہت سا روپیہ آنے کی طمع ہوتی ہے اس لیے وہ تھوڑی آمدنی کا کام کرنا نہیں چاہتے اور برسوں بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔

(۵) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کے گھروں کی عورتیں پھوڑ ہوں اور وہ آمدنی کو کفایت شعاری اور سلیقہ کے ساتھ خرچ کرنا نہ جانتی ہوں۔

اسی طرح اور بھی بہت سے اسباب مفلسی کے ہیں مگر میں انہی چند اسباب کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ ناظرین کو چاہیے کہ ہر سبب اور اس کے علاج پر غور کر کے دیکھیں کہ ان کے اندر وہ سبب موجود ہے یا نہیں؟ اگر موجود ہو تو تبتائے ہوئے وظیفہ پر عمل شروع کر دیں۔ انشاء اللہ چند روز میں مفلسی اور تنگدستی جاتی رہے گی۔

ضروری اور اہم گزارش

یہ دنیا اسباب سے متعلق ہے یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات باوجود یہ کہ **مُحْسِن** کا مالک ہے لیکن اس نے بھی دنیوی امور کو اسباب سے منسلک فرمایا اس کے حبیب ﷺ کی شان رافع و اعلیٰ ہے وہ چاہتے تو پہاڑ سوتا بن کر سامنے پیش ہو جاتے۔ خود سرور عالم ﷺ نے فرمایا

”لَوْ شِئْتُ لَصَارَتْ مَعِيَ الْجِبَالُ دُفْعًا“ (الحديث)

اس کے باوجود آپ ﷺ نے اسباب استعمال فرمائے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کا حال تھا سیدنا سلیمان علیہ السلام نے مینتا و علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود یہ کہ آپ روئے زمین کے بلا شرکت غیر علی الاطلاق شہنشاہ تھے لیکن اپنی روزی زمین سازی سے کھاتے ایسے ہی جملہ اولیاء و صلحاء و فقہاء و مشائخ کا طریقہ رہا۔ اب اس وہم میں مبتلا ہونا کہ درود و عقیقہ پڑھنے سے عالم غیب سے نوٹوں کی برسات ہو جائے گی۔ یہ خام خیالی بلکہ بدستی ہے ہاں یہ تجربہ ذہن میں رکھئے کہ اوراد و وظائف سے رزق میں برکت ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا وہی بہتر طریقہ ہے کہ اسباب رزق میں سے کسی کو عمل میں لائے۔ مثلاً تجارت و کھیتی باڑی وغیرہ جیسے ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا اس کے ساتھ کوئی دینیہ بھی جاری رکھے۔ اس کے بعد پھر شانِ قدرت دیکھئے کہ بینک بیلنس نہ سبکی روزی میں تنگی نہیں آئے گی یہی دستِ غیب ہے اور یہی کیسیا۔

قارئین اب پڑھئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ

اما بعد! مجھ سے ایک شخص نے اور بعد ازاں دیگر اشخاص نے خواہش ظاہر کی کہ میں اذکار اور افعال کو جو حدیث شریف میں رزق کے واسطے وارد ہوئے ہیں جمع کروں تاکہ وہ لوگ کہ جن پر رزق کی تنگی اور معاش کی حسرت واقع ہے اس پر عمل کریں۔ پس میں نے یہ رسالہ ان کے لئے جمع کیا اور اس کا نام **حصول الرزق** رکھا اور دو فصلوں پر اس کو منقسم کیا۔

باب اول

اوراد اور دعوات

(۱) طبرانی اوسط میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا لباس پہنائے تو اس کو لازم ہے کہ حمد و ثناء میں زیادتی کرے اور جس کے گناہوں میں زیادتی ہو تو استغفار کرے اور جو تنگدست ہو تو ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کا ورد کرے۔

(۲) احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے استغفار کو اپنا روزمرہ کاروبار بنالیا تو خداوند کریم اس کو ہر ننگی سے چھٹکارا دیتا ہے اور اس کی ہر مصیبت کو دفع کرتا ہے اور ایسے ذرائع سے اس کا رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

فائدہ: پہلی حدیث میں حضور اقدس ﷺ قداہ روحی نے مسلمانوں کی تین حالتوں کا ذکر کر کے موقع موقع کی تعلیم فرمائی۔

(۱) وہ شخص ہے کہ جس کو پروردگار دو عالم ﷻ نے اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ظاہر و باطن خوشحال کیا ہے لہذا اس کو تو اپنے معصوم حقیقی کی شکرگزاری اور مدح کی ہدایت کی گئی۔

(۲) اگرچہ ظاہری ثروت سے بے فکر ہے مگر ارتکاب معاصی میں اول درجہ کا تہہ پائے ہوئے ہے اس کے حسب حال حکم ہوا کہ اپنے گناہوں کی مغفرت مانگا کرے۔

(۳) بے چارہ روٹیوں سے محتاج ہے تو اس کو وہ چیز عطا فرمائی کہ اگرچہ اس پر عملدرآمد کرے تو چند روز میں روٹیوں سے بے لگڑ اور مالا مال ہو جائے۔ مگر حدیث نمبر دوم سے معلوم ہوا کہ استغفار ایک ایسی بے بہا نعمت ہے کہ جس طرح وہ ایک معاصی کے حق میں ذریعہ حصول مغفرت ہے اسی طرح ایک تھکست اور مصیبت زدہ کے حق میں ذریعہ حل مشکلات و ترقی رزق ہے۔ اس لئے ہر دو قسم کے اشخاص کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اب رہے صیغائے حمد و ثناء و استغفار۔ سو حمد و ثناء میں سب سے اعلیٰ درجہ کی تسبیح یہ چار کلمات ہیں:-

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْعَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ ط“

کیونکہ کلمات مذکور اکثر احادیث صحیحہ کے موافق اللہ عز و جل کے نزدیک تمام کلاموں سے افضل اور قاری کے لئے قیامت کے دن محافظ اور مجملہ باقیات صالحات کے ہیں۔ اور استغفار میں مختصر استغفار یہ ہے:-

”اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاتُوبُ اِلَيْهِ“ اور **”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط“**

جن میں سے بعض کے نزدیک آخری استغفار سب سے بہتر ہے اور سید الاستغفار کے کلمات یہ ہیں:-

”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلَهَ اِلَّا خَلَقْتَنِيْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِبِعَمَلِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“

**فائدہ**

ایک اور کتاب میں حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جامع رسالہ ہذا سے حوالہ دے کر لہجہ علم اور کثرت مال کے لئے ہر روز تین مرتبہ بعد نماز صبح یہ استغفار پڑھ لیا کریں:-

”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ جَمِيعِ جُورِيٍّ وَأَسْرَافِيٍّ عَلَى نَفْسِي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

فائدہ

یہ عمل مجرب و صحیح ہے اور شیخ المشائخ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ العزیز نے مرقع شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص دو ماہ تک باقاعدہ روزانہ پڑھو، استغفار ذیل کا ورد کرے تو خدا تعالیٰ اسے علم نافع یا مال کثیر عطا فرمائے گا اور فرمایا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے۔ وہ استغفار یہ ہے:-

”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الرَّحْمَنُ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ جَمِيعِ جُورِيٍّ وَظُلْمِيٍّ وَأَسْرَافِيٍّ عَلَى نَفْسِي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

فائدہ

یہ جو فرمایا ہے کہ علم نافع یا مال کثیر عطا فرمائے گا یہ عامل کی نیت پر منحصر ہے۔ اگر طالب علم ہے تو علم ملے گا اور جو طالب مال ہے تو مال ملے گا۔

الحديث**إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ**

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

(۳) ابو عبدہ فضیل قرآن میں اور حارون اسامہ وابو ہریرہ اپنی مشیت میں اور ابن مردویہ اپنی تفسیر میں اور ترمذی شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے ہر شب سورۃ فاتحہ تلاوت کی اس کو فاقہ کبھی نہ ہوگا۔

(۴) ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سورۃ فاتحہ سورۃ غنہ یعنی روستندی کی سورۃ ہے اس کو خود بھی پڑھو و اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔



فائدہ

یاد رہے کہ اس سورۃ میں دربار حصول خفاء و تو نگر کی اور دفع فقر و فاقہ کا عجیب و غریب اثر ہے اور اس کی تلاوت کے معین طریقے جو بزرگان دین سے منقول ہیں بہت سے ہیں۔ یہاں منجملہ ان قواعد کے چند قاعدے جو آسان اور بزرگان دین کے محرب ہیں تحریر کرتا ہوں تاکہ میرے دینی بھائی اس میں سے کسی کو عمل میں لاکر اپنے پیارے نبی ﷺ کے سچے ارشاد کے موافق فقر و فاقہ سے نجات حاصل کر کے فنی اور مالدار ہو جائیں۔

پہلا طریقہ

ہر روز بلا ناغہ بطریق مداومت بعد نماز مغرب کے سورۃ: قدر شریف کو ایک بار تلاوت کر لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔

دوسرا طریقہ

اور اکثر احباب کا محرب یہ ہے کہ شروع چاند میں جمعرات کے بعد نماز مغرب کے سو بار یا انیس یا گیارہ بار درود شریف پڑھ کر چھ سو بار سورۃ: قدر کی تلاوت کرے بعد ختم کے بدستور سو بار یا انیس بار درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ دوسرے روز بدستور بعد نماز مغرب کے پانچ بار پڑھے اسی طرح دوسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے جب دوسری جمعرات آئے تو سورۃ شریف کو پانچ بار پڑھ کر درود کو ختم کرے۔ اور اول جمعرات سے اس وقت تک سورۃ شریف کی تلاوت کا ثواب اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی تضرع کرے۔ اس سے فارغ ہو کر اسی وقت پھر بدستور درود شریف کے بعد چھ سو بار سورۃ شریف کی تلاوت کرے اور بعد میں روزانہ بدستور تیسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے۔ تیسری جمعرات کو پانچ بار پڑھ کر اس دوسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب دیر درود رسول اللہ ﷺ کے پھر اسی وقت از سر نو چھ سو بار سورۃ قدر کی تلاوت کرے اور بعد بدستور پانچ بار روزانہ پڑھتی جمعرات تک پانچ جمعرات تو سورۃ شریف کو پانچ بار تلاوت کر کے اس تیسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب جمع ارواح مومنین اور مومنات کو دینے کرے۔ پس عمل تمام ہوا اس کے بعد دوسرے روز سے برابر ہمیشہ سورۃ شریف کو بیس بار روزانہ بعد نماز مغرب کے پڑھتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی فقر و فاقہ کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہمیشہ دنیا میں فارغ اہلالی اور خوشحالی سے بسر کرے گا۔

تیسرا طریقہ

اس نئے ہے کہ جب کوئی ضرورت شدید متعلق کشائش امور دنیوی کے پیش آئے تو حس کر کے اور

کپڑے پاکیزہ پہن کر ایک جلسہ میں نہایت خشوع و خضوع سے اس **سورۃ توبہ** پڑھ کر دعاوات کرے **انشاء اللہ** **تعالیٰ** بہت جلد وہ شدت دفع ہوگی۔ خصوصاً جبکہ وہ شدت متعلق رزق کے ہو۔

یہ جس قدر لکھا گیا اس کا اثر تجربہ سے معلوم ہوگا۔ حل مشکلات کے لئے از بس مفید ہے مگر عوام کی توجہ درکار ہے۔

مسلمانوں کی اتہری کی یہی خاص وجہ ہے کہ وہ اپنے اصلی مجالوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ابن مردویہ کی روایت میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسی لئے واضح فرمادیا ہے کہ اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ تاکہ تعلیم کا سلسلہ چلا رہے اور اس کی برکات قائم رہیں لیکن اب ہم نے اولاد کو دینی تعلیم سے ہٹا کر دنیا کمانے میں لگا دیا۔ اسکولوں اور کالجوں میں داخل کر کے اپنا اور اولاد کا مستقبل برباد کیا۔

(۵) طبرانی اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو وہ اٹھ کر (مقام) کعبہ میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر ہلہام ایزدی اس دعا کو پڑھا پس اس وقت اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی کہ اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی اور تیرا گناہ معاف کیا اور تیرے علاوہ جو کوئی مجھ سے بذریعہ اس دعا کے دعا کرے گا تو میں اس کے بھی گناہ معاف کروں گا اور اس کی جہم کو فتح کروں گا اور شیاطین کو اس سے روکوں گا اور دنیا اس کے دروازہ پر ناک ٹھستی چلی آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے اور اس حدیث کی شاہد ایک اور حدیث بھی ہے جس کو بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ دعائے مذکور یہ ہے۔

”اللَّهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْنِي وَعَلَا يَشِيْنِي قَالِبِيْ مَعْلُوْمِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُوْرَةً اِلَى وَتَعْلَمُ مَا لِيْ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يَّا شَرُّ قُلُوْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتَّى اَعْلَمُ اِنَّهُ لَا يُضَيِّقُنِيْ
اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِيْ“

فائدہ

یہ مبارک دعا جس کے سبب سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا معاف ہوئی ضرور قائل عمل ہے۔

کیونکہ محنت کچھ بھی نہیں اور فوائد نہایت اعلیٰ درجے کے اس سے آسان اور کیا ترکیب ہوگی۔!



(۶) ابو نعیم اور خطیب بروایت مالک اور ویلی مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ سورۃ کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ** کو اپنا ورد دینا سیکھا تو دنیا میں بحالت زندگی اس کو محتاجی سے امن ملے گا اور (بدرگاہِ وحشتِ قبر سے دل نہ گھبرائے گا۔

فائدہ دنیا کی شدت اور فقر و فاقہ کو تو جانے دو مگر تھوڑی دیر کے واسطے ذرا قبر جیسی ڈراؤنی خوابگاہ کا خیال کرو کہ جس میں تم ایک دن بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سلا دیئے جاؤ گے اور چاروں طرف سے وحشت و پریشانی تم کو گھیر لے گی کوئی آس ہو گا نہ پاس۔ تم ہو گے اور تمہارے اعمال اور قبر تو کیا ایسے ویران گھر اور ایسی پر وحشت جگہ کے مصائب سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ آسان کوئی عمل ہو سکتا ہے اور اس میں بھی صرف یہی فائدہ نہیں بلکہ دنیا کے نقد مال کا بھی۔

فائدہ

ایک اور طریقہ دنیوی فائدہ کے لیے جو نہایت مجرب اور بزرگانِ دین سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ مذکور یعنی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ** کو تین گونے پر سورہ کر کے تھپتھپانے سے غرقہ میں نصب کرا کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پکڑ لے **إِشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى** جب تک ہاتھ میں رہے گی کبھی ہاتھ روپے سے خالی نہ رہے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ ورد بھی رکھے تو پھر کیا کہتا **لَوْ عَلَيَّ لُور**

فائدہ

(۷) طبرانی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت سید العرب والعجم ﷺ نے کہ جو شخص **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھ کر گھر میں داخل ہو گا تو فقر اس کے پڑوسیوں کے گھر سے دور ہو جائے گا۔

فائدہ

یاد رہے کہ سورہ **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** کے فضائل میں بہت سی احادیث صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث میں وارد ہیں سب سے بڑی فضیلت اس سورہ شریف کی یہ ہے کہ یہ سورہ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ گویا جس شخص نے تیس بار اس سورہ شریف کو تلاوت کیا تو گویا اس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا۔ دوم یہ کہ اس کا قاری اکثر احادیث کے موافق ہنر بہ جنت ہے۔

پڑھنے کے طریقے

مشائخ میں کشائش امور دینی و دنیوی کے لئے اس سورۃ شریف کے پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ جو آسان اور نہایت مستحکم ہے اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان کسی جگہ میں جتلا ہو یا کوئی حاجت پیش آئے تو دفع بلا اور حصول حاجت کے واسطے **غروبِ شمس** کے درمیان میں اس سورۃ شریف کو روزانہ **ایک بار ایک بار تلاوت کر کے اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ** چند روز میں اس کی مراد حاصل ہوگی۔ مزید فقیر کے رسالہ خواص **اللہ الصمد** میں دیکھئے۔

♦ (۸) احمد بڑی مضبوط سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں اپنے ورد کا تمام وقت آپ ﷺ کے ورد میں صرف کروں (تو مجھے کیا ملے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس حالت میں اللہ تمہاری تمام دینی و دنیاوی حاجات پوری کرے گا۔

فائدہ

یاد رہے کہ یہ حدیث شریف درود شریف کے متعلق ہے۔ فضائل درود میں اگرچہ بہت احادیث وارد ہیں مگر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک حدیث پر کہ جو کشائش امور دینی کے متعلق وارد ہوئی ہے اکتفا کیا ہے۔ اب رہے صفحہ ۷۷ درودان میں الفضل صیغہ وہ ہے جو التبیات کے بعد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے دیگر صد ہا قسمیں ہیں جو کتب احادیث اور معمولات بزرگان دین میں منقول ہیں۔ اگرچہ درود کی ہر قسم مطلب براری کے لئے کافی ہے مگر اس جگہ چند صیغے جو خصوصیت کے ساتھ دنیوی کشائش کے لئے بزرگان دین سے منقول ہیں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) مجملہ اقسام ہائے موصوف کے **صلوۃ التسبیح** ہے جو طہ مشکلات اور دفع بلیات کے واسطے نہایت مجرب ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ روز بعد نماز **عشاء** کے **ایک بار** اگر نہ ہو سکے تو **تین سو تیرہ بار** اگر اس قدر بھی نہ ہو سکے تو **ستر بار** پڑھ لیا کرے۔ **انشاء اللہ تعالیٰ** کسی حاجت میں در ماندہ نہ ہوگا۔ **صلوۃ تحویا** یہ ہے۔

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُبَجِّمُ بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَلْقَابِ وَتَقْصِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الشَّيَاطِينِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ط

اس کے مزید فوائد فقیر کی شرح دلائل الخیرات میں ہیں۔

(۲) درود مختصر جو اکثر لوگوں کا معمول ہے یہ ہے کہ ہر روز گیارہ سو بار اور نہ جس قدر ہو سکے درود کرے انشاء اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری ہوں گی وہ یہ ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

غرض کہ درود شریف ایک ایسی بے بہا نعمت ہے جو ہماری دینی و دنیاوی مہمات میں ہی کارآمد نہیں بلکہ اس کا ورد سنت الہی ہے یعنی خود اللہ تعالیٰ درود پڑھتا ہے اس لئے قرآن مجید ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۹) طبرانی نے اوسط میں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:-

”اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كَبَرِ سَيِّئِي وَانْقِطَاعِ غَسْبِي“

”اے پروردگار میرے بڑھاپے اور آخری وقت میں اپنے رزق کو مجھ پر فراخ کر دے۔“

فائدہ

سچ ہے انسان کو وسعت رزق کی زیادہ ضرورت بڑھاپے میں ہے جو لوگ بڑھاپے کی ناگفتہ بہ حالت سے واقف ہیں ان کو چاہیے کہ دعا اور محنت کے ذریعہ سے اپنے بڑھاپے کے وقت کے لئے سامان مہیا کر لیں۔

(۱۰) مستغفری نے دعوات میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ کیوں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہیں نجات دے اور تمہارا رزق تم کو پہنچا دے (سنو) رات دن خدا سے دعا مانگا

کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار یعنی سامان دعا ہے اُسے چاہیے کہ ہر وقت دعا مانگا رہے۔ اگر مطلوبہ شے اس کے حق میں معسر

نہ ہوگی تو مل ہی جائے گی ورنہ قیامت کے دن اس کا بدلہ عطا ہو جائے گا۔

(۱۱) مستغفری نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو مسجد کے

دروازہ پر آ بیٹھتے اور فرماتے:-

”اللَّهُمَّ اجِبْ دَعْوَتَكَ وَصَلِّتْ فَرِيضَتَكَ وَانْتَشِرْثُ كَمَا أَمَرْتَنِي فَأَرْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ

وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ“

فائدہ

حضور اقدس ﷺ کا یہ فعل اس حکمت سے تھا کہ جب خدا کے حکم کے مطابق دعائے جمعہ پر حاضر ہوئے، فریضہ ادا کیا اور اسی کے حکم سے مشتہر ہو کر مسجد سے باہر آ گئے اب اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ رزق دہی کو پورا فرمائے۔ دراصل یہ ہمارے لئے تعلیم ہے۔ ویسے آپ کے اکثر افعال تعلیم امت کے لئے ہوتے۔

(۱۳) بخاری نے ادب المفرد میں اور بزاز اور حافظ نے مسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بروقت اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں تم کو دو چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک **"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"** کا دوسرے **"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ"** کا اس لئے کہ یہی دونوں کلمے ہر چیز کا وظیفہ ہیں اور انہی کے ذریعہ سے سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۴) مستغفری نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ سکھ دوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو تعلیم کی تھی اور وہ **"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ"** ہے۔ کیونکہ ہر شے خدا کی تسبیح اور تحمید کرتی ہے اور یہی سب مخلوق کی دعا ہے اور اسی کے ذریعہ سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۵) مستغفری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں تنگدست ہو گیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کونکے کی دعا اور خلائق کی تسبیح کی خبر نہیں؟
علاء بن حجر کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔ **"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ"** پڑھ لیا کر۔ دنیا تیرے پاس ڈیل اور ناک تھمتی چلی آئے گی۔

ازالہ وہم

آج کل کے مصلحان قوم مسلمانوں کی ابتری والہاس پر بہت آنسو بہایا کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان پہلی سی جاہ و حشمت کے مالک ہو جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حصول دولت کے اصلی آلات پر ان کی توجہ ہی نہیں بلکہ ایک حیثیت سے نفرت و بے اعتباری ہے اسی لئے ہمیشہ ناکامی میں رہتے ہیں۔ اگر اپنے حقیقی دروہ مند کی اس بچی تعلیم پر دل لگائیں تو ممکن نہیں کہ ہم میں پہلا سا جاہ و جلال نہ آجائے۔ لازم ہے کہ ان مبارک کلمات کو جو جوہ و غصوں حسب حکم آنحضرت ﷺ عمل میں لائیں اور افلاس کے ہولناک گڑھے سے نکلیں۔ ان کے علاوہ تسبیح مذکور کے متعلق ایک عمل جو کشائش رزق اور ترقی جاہ و حشمت دنیوی کے واسطے نہایت مجرب اور مفید ہے معمول چلا آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص

تنگدست یا بے روزگار ہو یا اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ مابین سنت و فرائض نماز فجر کے مذاق و سخن اور شریف بکھور سرور کائنات ﷺ (101) دفعہ یہ تسبیح پڑھ لیا کرے۔ **انشاء اللہ** چند روز میں تنگ دستی دور بیکاری کا فوراً درجہ و منصب میں حسب خواہش ترقی ہو جائے گی۔ وہ تسبیح یہ ہے۔

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

(۱۶) مستغفری نے حضرت ہشام بن عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مصیبت پیش آئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سختی کی شکایت کر کے مجھے عرض کیا کہ مجھ کو ایک سبق بھجوریں دینے کا حکم کیجئے۔ ارشاد ہوا اگر چاہے تو ایک سبق بھجوریں دلوادوں اگر مرضی ہو تو ایسے کلمات سکھا دوں جو سبق سے بہتر ہوں اور وہ یہ ہیں:-

”اللَّهُمَّ احْصِ عِظَمِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْصِ عِظَمِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تَطْمَعْ فِي غَدَا وَلَا حَابِدًا
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا آتَى اخْلَدَ بِإِصْبَةٍ وَأَسْئَلُكَ مِنْ غَيْرِ الَّذِي هُوَ بِهَيْدِكَ كُنْدًا“

فائدہ

یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سبق بھجوروں پر انہی مقدس کلمات کو ترجیح دی ہوگی کیونکہ وہ لوگ بڑے صادق الاعتقاد تھے جو کچھ آپ کی زبان سے سنتے اس کو پتہ نہ لگتا کہ اسی لئے چشم زدن میں عرب کے ریک رار کے بھوکے پیاسے لوگ تمام دنیا کی خود سر حکومتوں کے مالک بن گئے۔ اب موجودہ الداس کے اسباب قومی مصیبت بڑی جدوجہد سے ڈھونڈ رہے ہیں۔ مگر مقصود گھر میں ہے جس کی ان کو خبر نہیں۔

اپنے عقیدے پہلوں کی طرح پختہ کر لو پھر وہی اگلی سی شہتیں تیار ہیں۔ اسی کلام کو خصوص و یقین سے استعمال میں لاؤ بلا شک تمہارے ہرگز شہ دن سنور جائیں گے۔

(۱۷) مستغفری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! تم کو پانچ سو بھریاں اور ان کی ملکیت مرغوب ہے یا یہ پانچ کلمے کہ تم ان کے ذریعہ سے دُعا مانگا کرو:-

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَطَهِّرْ لِي نَفْسِي وَوَسِّعْ لِي فِي خُلُقِي وَلَا تَمْنَعْنِي مِمَّا قَصَصْتَ وَلَا تُذْهِبْ إِلَيَّ حَتَّى يَضْرُقَهُ عَيْنِي“

درحقیقت پانچ سو بھریوں کی ان پاکیزہ فہروں کے مقابلے میں کیا اصل ہے۔ پانچوں باتیں انتہائی بیش قیمت



ہیں۔ یعنی گناہوں کی مغفرت، کسبِ پاک کی خواہش، وسعِ خلق کی تمنا، جو نصیب میں ہے اس کی آرزو اور جو اپنے حق میں مضر ہے اس سے بچنا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے تو اس سے بہتر اور کیا ہے۔

(۸) نقل کی بزاز اور حاکم نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ دعائے سکھا دوں جو مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی۔ اگر تجھ پر مثلِ اُحد پہاڑ کے قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کر دے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتلائیے۔ فرمایا دعا یہ ہے:-

”اللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْكُرْبِ تُجِيبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّبِ وَخَمْسَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَجْمَهُمَا
أَنْتَ رَحْمَانِي فَارِجُ حَمِيٍّ بِرَحْمَةٍ تَقْبَلُ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ.“

اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میرے اوپر سودرہم قرض تھے اور یہ قرض مجھ کو سخت ناگوار تھا مگر تھوڑی مدت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اتنا فائدہ پہنچایا کہ سب قرض ادا ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر بھی اس دعا کا قرضہ تھا جس کے سبب مجھ کو شرم آتی تھی۔ میں نے یہ دعا شروع کی پس چند روز میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس قدر رزق دیا کہ میں نے سب قرضہ ادا کر دیا اور اسی میں سے میں نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کو تین اوقیہ بھیجے اور پھر بھی میرے واسطے اچھی مقدار بیچ گئی۔

انتباہ

اس سے زیادہ مستند اور پر اثر دعا کیا ہوگی جو کہ پیغمبرانِ اولوالعزم سے منقول ہو اور جس کے شاہد ایک صدیق اور ایک صدیقہ ہوں۔ اب بھی اگر تم قرض کے بوجھ کے نیچے دبے رہو تو یہ تمہارا قصور ہے ورنہ تمہارے سچے رسول ﷺ نے تمہارے واسطے سب کچھ انتظام کر دیا ہے۔ پڑھنے کے واسطے بھی نہایت آسانی تعدادِ تلاوت معین نہیں پرہیز نہیں اور کیا چاہتے ہو۔ چلتے پھرتے سو کر اٹھنے کے بعد سے رات کو سوتے وقت تک جس قدر ہو سکے روز پڑھ لیا کرو وضو ہو تو بہتر ہے ورنہ ایسے اعمال میں وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

(۱۹) نقل کیا ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا کہ میں غموں اور قرض میں گرفتار ہوں۔ فرمایا کیا میں تجھ کو ایب کلام نہ سکھا دوں کہ جب تو اس کو پڑھے تو خدا تیرے غم اور تیرے قرض کو دور کر دے۔ صبح اور شام کو پڑھا کر:-

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَلْبَةِ الذُّنْبِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ“

فائدہ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حسب الارشاد حضرت مصطفیٰ ﷺ پڑھا تو خدا تعالیٰ نے میرے غم کو دور کر دیا اور میرے قرض کو ادا کر دیا۔ اب جو لوگ دنیا کے مصائب سے افسردہ ہیں اس کو پڑھ کر حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی طرح ان کمزوریات سے نجات پاسکتے ہیں۔

(۳۰) نبیؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ایک مکاتب غلام آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میری مکاتبت میں مدد کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو وہ کلمات جو مجھ کو آنحضرت ﷺ نے بتائے تھے نہ بتا دوں؟ اگر تجھ پر زمین کے ذروں کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

”اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُوءِكَ“

فائدہ

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کے آقا نے یہ لکھ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال لادے تو آزاد ہے۔ ایسا غلام اپنی آزادی میں اعانت کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ بے شک یہ کلمات ادائے قرض کے واسطے نہایت مفید ہیں روزمرہ تعداد جس قدر ہو سکے ہر وقت پڑھیں۔

معمول مشائخ

انہی کلمات کا ایک اور عمل مشائخ کرام میں بھی معمول ہے اور ادائے قرض کے واسطے مجرب ہے۔ یہ ہے کہ احادیث مذکورہ کو مع اس دعا حرارہ شریف کے روزانہ چار مرتبہ پڑھا کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی کشائش کا سامان کرے۔

(۳۱) مستغفری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان فرشتوں کا کھانا تو جلیل و تسبیح و تحمید و تمجید ہے مگر ہمارا کھانا کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے سچا رسول بنایا حضرت محمد ﷺ کی آل کے یہاں تین دن سے آگ نہیں چکی (ایک بے فاطمہ) ہمارے پاس کھانے آئے ہیں۔ اگر مرضی ہو تو پانچ قسم کا کھانا منگوادوں۔ ورنہ یہ پانچ کلمے سکھادوں جو مجھ کو جبرئیل نے

بتائے تھے اور وہ یہ ہیں:

”يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ يَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْعَمِيمِ يَا أَرْحَمَ الْمَلَائِكِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

الفقر فخری

وہ محبوب محمد ﷺ کی آل کے گھر میں تین دن تک چولہا گرم نہ ہوا؟ وہ محبوب محمد ﷺ جن کے لئے آسمان و زمین ہٹا، دونوں عالم کی نیزنگیاں پیدا ہوئیں، جن پر خدا خود درود پڑھتا ہے، وہ عرب کا چاند، طیبہ کا سردار جس کے فدائی، مد ہوش پروانے وحشت خیز جنگلوں سے نکلے اور لقی و ذوق ریگزاروں کو روئے ڈالا، سر بملک ہولناک پہاڑوں کو ٹیس ڈالا، مردم کے پڑھکھوہ دربار پر چھ گئے رحمت خاک میں ملا دی اندھیری دنیا میں توحید کے چراغ جلا دیئے۔ خود سر مغروروں کے خنے جھاڑ دیئے۔

دونوں عالم کی دولت کے، ملک تھے انہی شہنشاہ کے گھر تین دن کھانا نہیں پکا اور پھر یہ استقلال کہ اپنی صاحبزادی کو ملنگہ کی خوراک کے مقابلہ میں پانچ کلمے تعلیم فرمائے۔ اصل میں جو کچھ بھی بھوک پیاس کے شاذہ مصائب گوارا کئے گئے وہ سب امت کے اطمینان اور تسلی کے لئے تھے۔ حضور اقدس ﷺ روحی فداہ کو اپنی امت کی تکسیرں معلوم نہیں اس لئے خود دنیاوی لذائذ سے کنار فرمایا تاکہ امتی صحیحہ افلاس سے گھبرانہ جائیں اور ساتھ ہی در، ندگی الطاس کی دوری کا سچا علاج بتا دیئے۔ یعنی یہ پانچوں جملے جو کشائش رزق کے لئے از بس مفید ہیں۔

(۲۲) ابو بکرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حضور ﷺ کچھوٹے پر تشریف لاتے تو پڑھتے:

”اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اللَّهُ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْخَبِثِ وَالْوَيْ اغْوْ ذَبَكَ مِنْ خَيْرِ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِرُ مَا أَخْلَقَ بِنَاصِيئِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ” وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ” وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ” وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ” أَفْضَى مِنَ الدِّينِ وَأَعْنَابِ مِنَ الْفَقْرِ ط

اس دعا میں اللہ جلہ شانہ کی حمد و توصیف کر کے آخر میں ادائیگی قرض و محفوظیت فخر کے لئے استدعا ہے مناسب ہے کہ مسلمان حسب طریقہ مستونہ جب خوابگاہ میں جائیں تو اس کو پڑھ لیا کریں۔

(۲۳) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن المذہب رہشام بن محمد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک مرتبہ

سیدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر تجلی واقع ہوئی (اور اس طرح) کہ ان کو امیر معاویہ والی شام ایک لاکھ روپیہ سالانہ نذر دیا کرتے تھے۔ اس برس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ نذر روک لی اس لیے حضرت پر سخت عسرت واقع ہو گئی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوات قلم منگوائی کہ امیر معاویہ کو لکھ کر آپ کو یہ دولاؤں۔ لیکن ٹھہر گیا تو نبی پاک ﷺ کو (خواب میں) دیکھا فرماتے ہیں: کیوں حسن (رضی اللہ عنہ) کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا انا جان اخیریت ہے۔ (اس کے بعد) میں نے اپنا سالانہ وظیفہ میں دیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو نے دوات قلم اس لئے منگوائی ہے کہ اپنے جیسی ایک مخلوق کو لکھ کر یا دولاؤں۔ میں نے التماس کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! (اچھا پھر کیا کروں آپ ہی فرمائیے) فرمایا یہ پڑھ "اَللّٰهُمَّ اَلِدْفْ لِيْ قَلْبِيْ رَحَاكُ وَاَقْطَعْ رِجَاتِيْ عَنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا صَغَفْتُ عَنْهُ قَوْلِيْ وَفَصَّرْتُهُ عَنْ عَمَلِيْ وَلَمْ تَنْتَهِ الْيَوْمَ وَغَبْنِيْ وَلَمْ اَعْطَيْتْ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مِنْ الْبَقِيَّةِ فَحَصِّنِيْ بِهٖ بِاَرْبَابِ الْعَالَمِيْنَ"

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو خدا کی قسم سات روز بھی نہ پڑھا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو پانچ لاکھ اور کئی ہزار بھیج دیئے اس وقت میں نے کہا اس خدا کا شکر ہے جو اپنے پاد کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اپنے پکارنے والے کو محروم و مایوس نہیں کرتا (اس کے بعد پھر) میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ حسن (رضی اللہ عنہ) اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اچھا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا جان پدر جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے ناامید ہو وہ ایسا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

درس عبرت

آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان دنیاوی حکام سے اس قدر گہری امیدیں رکھتے ہیں جتنی ان کو خدا سے نہیں ہوتیں۔ اسی لئے پریشان اور ذر ذر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ظاہری کوشش ناجائز ہے۔ سنی ہماری طرف سے ہو اور اس کے اہتمام کا بھروسہ خدا پر ہو۔ یہ نہ ہو کہ کل مقاصد کا کارساز حاکم مجازی سمجھا جائے۔ یہ دعا جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے ہم مسلمانوں کے لئے ہر طرح واجب العمل ہے۔ امید ہے کہ اس کا اثر ہفتہ کے اندر معلوم ہو جائے گا۔



﴿باب دوم﴾

بذریعہ اعمال ترقی رزق

اوپر جس قدر بیان کیا گیا یہ سب ترقی رزق کے لئے حضور انور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے اقوال تھے۔ جن میں یا تو ہمیں کچھ ارشاد کیا گیا ہے یا خود عمل کر کے ہمیں ترغیب دی ہے۔ غرض کہ یہ فصل ادبیات کی تھی۔ اب دوسری فصل افعال کی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ کون سے افعال ہیں جن سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔

مختصر اچند یہاں پر عرض کئے جاتے ہیں

(۱) بخاری نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کا رزق بڑھے اور عمر میں ترقی ہو تو اپنے قرابت والوں سے میل رکھے۔

نکتہ اسلامی

کلبہ دار حبیہ اگر ملے کے اہل ہوں تو ان سے ہواضع تمام جہک رک ملا کرے۔ صدہ رحمی سے رزق و عمر کی ترقی کے یہ معنی ہیں کہ کاروبار و تجارت اتحاد و اتفاق سے خوب چلا کرتا ہے۔ جب ہر ایک سے بہت ساری پیش آئے گا تو تجارت میں دسکی ہی ترقی ہوگی جیسے آج کل یورپ کی کمپنیاں اتفاق سے فائدہ اٹھا رہی ہیں رہا از ریاضہ مرسو یہ بھی ظاہر ہے کہ اتفاق میں انسان کتنی مہلک بلاؤں سے بچا رہتا ہے۔ غرض کہ ہمارے حضور ﷺ نے ہمارے لیے اعمال و اوراد بھی وہ ارشاد فرمائے ہیں جن میں ہمارے لیے خیر و اہم ثواب کی جیتی جاگتی تصویر موجود ہے اور طریق معاشرت بھی وہ بتا دیا ہے جو ہمارے لئے ہر طرح عزت بخش ہو۔

(۲) ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے تھے کہ جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھولیا کرے۔

مغربی تہذیب کے دلدادگان

ہمارا مقدس مذہب فطرت کے مطابق اور حکمتوں سے لبریز ہے۔ آج کل کے تعلیم یافتہ (انگلش تعلیم مراد ہے) صفائی کے از حد شیدائی ہیں مگر افسوس ہے کہ اپنے اس مفید خیال میں کما حقہ پابند نہیں جہاں وہ فضول یورپ کی صفائی پر مٹے جاتے ہیں وہاں ذرا اپنے سچے مذہب کی تعلیم کو بھی تو دیکھیں کہ ان کے ہر فعل اور ہر عمل عبادت

میں پاکیزگی مقدم رکھی گئی ہے۔ چنانچہ شیخ وقتہ نماز وغیرہ کا وضو اس کا مشاہدہ ہے کھانا کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ دھونا بھی توایدِ صحت کا ایک خاص رکن اور مہمِ صحت ہے۔ جب صحت قائم ہو تو گھر خیر و بکرت سے مالا مال نہیں تو کیا ہے۔

(۳) عبدالرزاق مصنف میں ایک قریشی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر کچھ رزق کی ٹنگی ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے اور آیہ **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى** (پارہ ۱۶، سورۃ طہ، آیت ۱۳۲) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا تمہارا پرہیزگاری کے لئے ہے۔ پڑھتے۔

(۴) سعید بن منصور نے اپنی مسند میں ابوالفضل نے اپنی تفسیر میں بحوالہ العنبر حمزہ بن عبید اللہ بن سلام سے روایت کا بنچائی کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل پر کوئی سختی یا ٹنگی ہوتی تو ان کو نماز کا حکم فرماتے اور یہ آیہ **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ** تلاوت فرماتے۔

(۵) حضرت احمد بن حنبل نے زہد میں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ثابت سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل کو جب کوئی خاص سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کو پکارتے نماز پڑھو! نماز پڑھو! ثابت بیان کرتے ہیں کہ اگلے انبیاء کرام بھی کسی گھبراہٹ کے وقت نماز کی طرف دوڑتے تھے۔

فائدہ

حقیقت میں نماز اسلام میں ہر سختی اور مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ جب بارش کا اساک ہوتا ہے تو نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ کسی خاص دشمن کا خوف ہوتا ہے تو دفع ہراس اور حصول نصرت کے لئے نماز ہی کام آتی ہے۔ خسوف و کسوف و امراض و بایہ وغیرہ جمیع مصائب کی دفعیت کے لئے نماز کا حکم ہے۔ اسی لئے حضرت رسول التقلین ﷺ سختی رزق وغیرہ مواقع میں اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ لازم ہے کہ مسلمان ہر سختی کے وقت خود بھی نماز (اللہ) پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دیں یعنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل پڑھا کریں۔

(۶) طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو خدا کے تقویٰ کی تجارت کرو۔ تم کو رزق بغیر سرمایہ اور تجارت (سے دوسری) کے ملے گا۔ پھر پڑھتے:-

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (پارہ ۲۸، سورۃ الطلاق، آیت ۳، ۲)

﴿اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔﴾

(۷) بصحت و بیان کیا احمد اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ پھر فرمایا اے ابو ذر اگر سب آدمی اس کو اختیار کر لیں تو سب کو کفایت کرے۔

فائدہ

ان دونوں احادیث کا ایک ہی مضمون ہے۔ آیہ شریف ”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ پکار کر علی الاعلان دعویٰ کرتی ہے کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے یعنی اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مصیبت میں ذریعہ نجات مہیا کر دیتا ہے اور ایسے طریق سے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یہاں تک زور دیکر فرمایا کہ اگر کل انسان تقویٰ اختیار کرنے لگیں تو بشارت الہی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یعنی مہمات شاقہ سے نجات اور رزق فیعی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۸) احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو رزق سے محروم کر دیتا ہے جو گناہ کرے اور اس کو اچھا جانے۔

فائدہ

نحوہ باللہ گناہ کرنا تو خیر بشریت ہے۔ مگر اس کو اچھا سمجھنا بس رزق سے محرومیت کی نشانی ہے۔

(۹) ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کی طرف لوٹ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو پورا کر دیتا ہے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور جو دنیا کی طرف لوٹا تو اس کو اس کی طرف ہمد تن متوجہ کر دیتا ہے۔

فائدہ

خدا کی طرف لوٹنے کے یہ معنی ہیں کہ سب فضائی اغراض کو قطع کر کے ارشاد الہی کی تعمیل میں کمر بستہ ہو جائے۔

درود شریف وسعت رزق کا سبب ہے

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ صد بار درود پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔

(روح البیان)

وسعت رزق و ادائے قرض و وصولیابی

قرض کے لئے مجرب عمل

تین روز روزہ رکھیں اور ہر روز بعد نماز عشاء یہ دونوں آیتیں بارہ ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں تاکہ سحری تک عمل پورا ہو جائے بعد میں سحری کھالیں انشاء اللہ غیب سے روزی بھی پہنچے قرض دار ہو تو پاسانی ادا ہو جائے اور اگر کسی پر اپنا پیسہ آتا ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو پاسانی وصول ہو جائے بعد تین روز کے بعد نماز فجر ۱۰۱ بار مع اول و آخر درود تین تین بار پڑھتے رہیں تاکہ عمل پورا ہو۔

وہ دو آیات یہ ہیں:-

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا

فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَنْصَابِ ۝ (پارہ ۲۳، سورۃ ص، آیت ۱۰۹) ﴿کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں؟ وہ عزت والا بہت

عطا فرمانے والا۔ کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کھولنے کے درمیان ہے تو رسیاں نکال کر چڑھ نہ جائیں۔﴾

(اول و آخر گیارہ بار درود شریف)

وظیفہ

اسو بار ”یا مَغْنٰی“ اول و آخر ۱۱ بار درود شریف

دلائل الخیرات شریف

سات احتساب (وظیفوں) پر مشتمل ہے کسی بزرگ سے اجازت لے کر بلا تاخیر پڑھیں یہ نہ صرف رزق

بلکہ جملہ مشکلات کا واحد وظیفہ ہے۔

انتباہ

شروع کر کے چھوڑ دیا تو پھر اس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہے۔



امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ یہاں ختم ہوا

اضافہ اویسی غفرلہ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے چند اور ادو و خاکف کا فقیر اضافہ کرتا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

تسخیر یعنی روزی فراخ از غیب

صبح سنتوں سے فارغ ہو کر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ معہ تَعُوذ و تَسْبِیہ اس طرح پڑھیں کہ بِسْمِ اللہ شریف کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملائیں اور الرحمن الرحیم کو تین بار پڑھیں۔ اور ختم سورہ پر آمین تین مرتبہ کہیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ **انشاء اللہ** غیب سے روزی کا سامان ہو جائے گا۔ یہ عمل ایسے وقت شروع کریں کہ نماز فجر کی جماعت میں شرکت میسر ہو جائے اس کا ہمیشہ درود کھانا فتوحات تسخیر عموم کے لئے بہت مفید ہے۔

تجارت میں برکت



وَمَنْ يَبْعَ أَجْلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ يَبْنِ لَهُ الْفَقْرُ فِي الْبَيْعِ وَفِي سَلَمٍ

مدینہ کا ہندوستانی نسخہ

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ